

نوبل برائے امن اور ڈونلڈ ٹرمپ

,Articles,Snippets



rki.news

عامر معان

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جب سہ ماہی جگ دادا جناب ڈونلڈ جان ٹرمپ نے دوسری مرتبہ امریکی صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا تو ان کی ایک خواہش ناممکن وقت ان کی زبان پر موجود رہتی ہے، کہ کسی طرح نوبل انعام برائے امن ان کو حاصل ہو جائے یوں دنیا بھر میں امن کی کوششوں کے لئے امریکا و جان والوں کی فہرست میں دادا ٹرمپ کا نام بھی جگمگانے لگا۔ سو اسی خواہش کی تکمیل کے لئے جناب ٹرمپ جی نے حلف لیتے ہی اس طرح دن رات خود کو مصروف کر لیا، کہ وہ کسے کسے اعداد و شمار کی بھول بھلیوں میں دنیا کو الجھا کر خبروں کی زینت بن گئے، تو کہیں یوکرین کے زولینسکی کو ڈانٹ پلا کر اپنے پرانے ریسلر ہونے کا رعب جماتے رہے کہیں دنیا کو لڑائی میں الجھا کر خبروں کی زینت بننے لگے، تو کہیں دنیا میں ہوتی لڑائی رکوا کر اپنی جگہ کار کروا کر سامنے آئے۔ اسی تناظر میں کبھی روس کے پوٹن کے ساتھ دو دو ہاتھ کرنا کو تیار نظر آئے، تو کبھی اسرائیل کے نیتن یاہو کو انہیں ہاتھوں سے آشیرباد دیتے نظر آئے۔ کبھی چین کے شی جن پنگ کیساتھ ٹیرف اور ہانگ کانگ کے مسائل پر دھاڑتے نظر آئے، تو کبھی بھارت کے نریندر مودی کا رافیل طیارہ گرنے کا تمسخر اڑاتے نظر آئے، تو کبھی مودی کو ٹیرف کے بوجھ تلے دباتے نظر آئے۔ کبھی پاکستان کے شہباز شریف کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ملے، تو کبھی ایران کے آیت اللہ خامنہ کیساتھ چومکھی لڑتے ہوئے نظر آئے۔ سارا سال جناب محترم ڈونلڈ ٹرمپ دنیا بھر کی خبروں میں یوں چھائے رہے، کہ

کوئی دن بنا ان کے نام کے نہ اخبار چھپ سکے، اور نہ کوئی چینلز پر نیوز بلیٹن نشر سکے۔ پاک بھارت جنگ ایک فون پر رکوانے کا سہرا سجائے ٹرمپ نے نریندر مودی کو چھیڑ چھیڑ کر اتنا زچ کیا، کہ خود کو وشوا گرو سمجھنے والے نریندر مودی تنہائی میں اب گرو لفظ کے معنی تک بھول چکے ہیں۔ نریندر مودی جو اپنے تئیں خود کو چانکیہ کا اصل جانشین سمجھ کر خوش ہو رہے تھے جب ان کا پالا ابراہم لنکن کے جانشین سے پڑا، تو ان کو سمجھ آیا کہ اب بھی امریکن چکر دینے میں پہلا نمبر ہی رکھتے ہیں۔ خیر ہمارا تو پرانا تجربہ ہے کہ پاکستان نے اتنی بار امریکہ کے ہاتھوں چکر کھائے ہیں، کہ عموماً چکرا کر ہی رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اس بار پرانے سارے چکر سمجھتے ہوئے، ہم نے زور شور سے ٹرمپ کو نوبل انعام کا حقدار قرار دینے کا اعلان کر کے، ڈونلڈ ٹرمپ کو اپنے سر پر دست شفقت رکھنے پر مجبور کر دی۔ ادھر عربوں کو اپنا دوست بنائے ٹرمپ، اسرائیل کو بھی غزہ جنگ بندی پر مجبور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یوں ٹرمپ دادا نے اپنی دادا گیری کی دھاک کل عالم پر پھیلا کر اپنے اس خواب کی تعبیر حاصل کرنے کی پوری تیاری کر لی تھی، کہ 2025 کے نوبل انعام پر ڈونلڈ جان ٹرمپ کا نام ہی جگمگا سکے، مگر برا ہو نوبل انعام دینے والی جیوری کا، جس کو ٹرمپ سرکار کے یہ سارے کارنامے نظر ہی نہیں آتے، اور یوں نوبل انعام برائے امن 2025 کا ہما وینزویلا کی جمہوری آزادی تحریک کی سرگرم رکن ماریہ کورینا مچاڈو کے سر جا بیٹھا۔ سوئیڈن کی رائل سوئیڈش اکیڈمی آف سائنس کے سربراہ جارجین واٹن فریڈنس نے اوسلو میں ایک تقریب کے دوران یہ اعلان کر کے دادا ٹرمپ کے دل پر خوب بجلیاں گرائیں۔ اعلان کے موقع پر جارجین واٹن فریڈنس کا کہنا تھا کہ ماریہ کورینا مچاڈو کو یہ انعام ان کی جمہوریت، انسانی آزادی اور سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے جاری جدوجہد کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مچاڈو کی تحریک نے وینزویلا سمیت پورے لاطینی امریکا میں جمہوری اقدار کو ازسرنو بیدار کیا ہے۔ ویسے محترم نے ٹرمپ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یہ اعزاز سب کے لئے بشمول ٹرمپ ایک اعزاز قرار دینے کی کوشش ضرور کی ہے، لیکن محترم مچاڈو نے نہیں جانتیں کہ انعام پر اپنا نام کھندے دیکھنے کا نشہ ہی الگ ہوتا ہے۔

اب ٹرمپ کو سیخ پا کر کے الفریڈ نوبل کی روح بھی بے چین پھر رہی ہے، کیونکہ دادا جس کام کو سر کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کئے بنا ان کو چین کی نیند نہ آئے۔ سو اب 2026 کے نوبل انعام برائے امن کے حصول کے لئے دادا ٹرمپ مزید دنیا میں کیا کیا انقلابات لانے کی کوششیں کریں گے، یہ سوچنا ناممکن ہے، کیونکہ ٹرمپ وہ کچھ کر جاتے ہیں جو کسی کے وہم و گمان سے بھی دور ہوتا ہے۔ ٹرمپ نے جیوری کے اس فیصلے کو سیاسی فیصلے قرار دیا ہے، اور اپنی ناراضگی کا اظہار بھی کیا ہے، لیکن ناراضگی سے نوبل اس سال تو ملنے سے رہا۔ اب امید ہے کہ جا سکتی ہے کہ دادا ٹرمپ کے اگلے سال تک کے دنیا میں امن قائم کرنے کے فیصلے اتنی واہ واہ لینے میں کامیاب ہو جائیں، کہ الفریڈ نوبل کی روح خود جیوری اراکین کے خواب میں آ کر انہیں دادا ٹرمپ کو ایوارڈ دینے پر قائل کر سکے، کیونکہ ابھی تک دادا ٹرمپ پیار سے نوبل مانگ رہے ہیں، اگر انہوں نے دادا گیری سے مانگ لیا تو نوبل انعام کی جیوری والوں کو سو پیاز اور سو جوتے کھانے کے بعد انعام دینا پڑ سکتا ہے۔

ٹرمپ خود کو امریکہ کے ان مہمان صدور کی فہرست میں دیکھنا چاہتے ہیں، جنہوں نے امن کا نوبل انعام حاصل کر کے شہرت دوام حاصل کی ہے۔ اب ان سب نے بھی امن کا

یہ نوبل انعام کیسے حاصل کیا تھا، یہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ نوبل انعام کی جیوری والے اتنے بھی دودھ کے دھلے نہیں ہیں، جتنا وہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اب اگلے سال تک پھر سب محو انتظار ہیں کہ ڈونلڈ جان ٹرمپ کی خواہش پاپ تکمیل ہوتی ہے، یا دادا کو داداگیری کے ذریعے ہی یہ نوبل انعام حاصل کرنا پڑے گا اس صورت میں اراکین جیوری peace انعام دینے سے پہلے کہیں piece میں نہ نظر آنے لگیں

Post Date: October 12, 2025 PDF Created On: Tue, Oct 14 2025
12:59:24 pm

[Read This Post On Rki Website](#)